بتاریخ:19 ذوالحجہ 1447ھ بمطابق 5 جون 2026ء

مَنْزِلَةُ الِاحْتِرَامِ فِي الْإِسْلَامِ

اسلام میں احترام کا مقام

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو ہمیشہ سے سب کچھ جاننے والا اور ہر چیز پر قادر ہے۔ جس نے انسان کو راستہ دکھا دیا، اب چاہے وہ شکر گزار بنے یا ناشکرا۔ لہذا جس نے شکر کیا اس کا بدلہ نعمتیں اور بہت بڑی بادشاہی ہے، اور جس نے ناشکری کی، وہ اللہ کے سوا اپنا کوئی حامی و مددگار نہ پائے گا۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، ایسی گواہی جو اندھیرے کو نور میں، اور تنگی کو وسعت و سرور میں بدل دے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے نبی محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، جنہیں خوشخبری دینے والا، ڈرانے والا، اس کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا گیا۔ اے اللہ! ان پر، ان کی آل اور ان کے صحابہ پر بے شمار درود و سلام نازل فرما۔

امابعد! اے اللہ کے بندو! میں آپ کو اور اپنے آپ کو اللہ سے ڈرنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں، جیسا کہ اللہ جل شانہٗ نے حکم دیا ہے: { يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ } [الحشر: 18]. "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور ہر جان یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ اس سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔"

اے اللہ کے بندو! اسلام کے اخلاق حسنہ میں سے ایک نمایاں اخلاق احترام ہے، جو پاکیزہ دل، بلند کردار اور مطمئن نفس سے جنم لیتا ہے۔ احترام دراصل دوسروں کی قدر و منزلت کو تسلیم کرنے اور ان کے ساتھ عزت، شرافت اور حسنِ سلوک کے ساتھ پیش آنے کا نام ہے۔ قرآن و سنت کا گہرائی سے مطالعہ

کرنے والا آدمی بخوبی محسوس کرتا ہے کہ اسلام نے زندگی کے ہر شعبے میں عزت واحترام کی بیحد تاکید کی ہے؛ چنانچہ شریعت نے اچھی بات کہنے اور خندہ پیشانی سے پیش آنے کا حکم دیا ہے، جبکہ فحش گوئی، بدزبانی، گالی گلوچ اور دل آزاری سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔؛خواہ غیر مسلم کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: {وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا } [البقرة:83]"اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔"

اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ مِنْ خِيارِكُمْ أَحاسِنَكُمْ أَخْلَاقاً» "تم میں سے بہترین وہ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔"(صحیح بخاری صحیح مسلم)

شاعر کہتا ہے:

صَلاحُ أَمْرِكَ لِلأَخْلاقِ مَـرْجِعُهُ | فَقَـوِّمِ النَّفْسَ بِالأَخْلاقِ تَسْتَقِمِ
وَالنَّفْسُ مِنْ خَيْرِها فِي خَيْرِ عافِيَةٍ | وَالنَّفْسُ مِنْ شَرِّها فِي مَرْتَعٍ وَخِمِ

" تمہارے معاملات کی درستگی کا دارومدار اخلاق پر ہے، لہٰذا اپنے نفس کو اخلاق کے ذریعے سنوارو، وہ سیدھا ہو جائے گا۔اور نفس اپنی نیکی کی بدولت بہترین عافیت میں رہتا ہے جبکہ اپنی برائی کے سبب تباہ کن اور خطرناک چراگاہ میں جا گرتا ہے۔"

مسلمانانِ گرامی! لوگوں کے درمیان احترام کی متعدد صورتیں اور مختلف شکلیں ہیں۔ان میں سے سب سے عظیم صورت: اللہ اور اس کے رسول کا احترام اور اس کے دین کی تعظیم ہے۔اور یہ شرعی احکامات کی تعظیم اور اللہ جل شانہٗ کی حرمتوں کا خیال رکھنے سے ہی ممکن ہے۔قرآنِ مجید نے اس کی طرف رہنمائی کی ہے: { ذَلِكَ وَمَنْ يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ} [الحج:32]."یہ بات ہے، اور جو کوئی اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے، تو بے شک یہ دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔"

احترام کی ایک اہم صورت یہ بھی ہے: پاکیزہ اور اچھے الفاظ کا انتخاب کرنا، اور دل آزار باتوں اور توہین آمیز اشاروں سے پرہیز کرنا۔ ان دونوں باتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: {وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ} [الھمزۃ: 1] "تباہی ہے ہر اس شخص کے لیے جو طعنے دینے والا، عیب جوئی کرنے والا ہو۔" چنانچہ 'الھمز' سے مراد فعل کے ذریعے برائی کرنا اور آنکھوں کے اشاروں سے حقیر جاننا ہے، اور 'اللمز' سے مراد زبان سے برائی کرنا ہے۔ اس کے برعکس، اللہ تعالیٰ احسان کا حکم دیتا ہے: { وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوًّا مُبِينًا} [الإسراء: 53]. "اور میرے بندوں سے کہہ دیجیے کہ وہ بات کہا کریں جو سب سے اچھی ہو۔ بے شک شیطان ان کے درمیان فساد ڈالتا ہے۔ یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔"

احترام کی شاندار صورتوں میں سے ایک یہ بھی ہے: لوگوں کی عقلوں کا احترام کرنا اور نہایت احسن انداز میں درستگی کی طرف ان کی رہنمائی کرنا۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ایک نوجوان نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے زنا کی اجازت دے دیجیے۔ یہ سن کر لوگ اس کی طرف لپکے اور اسے جھڑکتے ہوئے کہا: رک جا! رک جا! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «ادْنُهْ» قریب آجاؤ۔ وہ قریب آکر بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «أَتُحِبُّهُ لأُمِّكَ»؟ کیا تم اس فعل کو اپنی ماں کے لیے پسند کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: مجھے اللہ آپ پر قربان کرے، نہیں، اللہ کی قسم! (نہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «وَلا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لأُمَّهاتِهِمْ» اسی طرح لوگ بھی اسے اپنی ماؤں کے لیے پسند نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «أَفَتُحِبُّهُ لابْنَتِكَ»؟ کیا تم اسے اپنی بیٹی کے لیے پسند کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: مجھے اللہ آپ پر قربان کرے، نہیں، اللہ کی قسم! (نہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «وَلا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِبَنَاتِهِمْ» لوگ بھی اسے اپنی بیٹیوں کے لیے پسند نہیں

کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «أَفَتُحِبُّهُ لأُخْتِكَ»؟ کیا تم اسے اپنی بہن کے لیے پسند کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: مجھے اللہ آپ پر قربان کرے، نہیں، اللہ کی قسم! (نہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «وَلا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِأَخَوَاتِهِمْ» لوگ بھی اسے اپنی بہنوں کے لیے پسند نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «أَفَتُحِبُّهُ لِعَمَّتِكَ»؟ کیا تم اسے اپنی پھوپھی کے لیے پسند کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: مجھے اللہ آپ پر قربان کرے، نہیں، اللہ کی قسم! (نہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «وَلا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِعَمَّاتِهِمْ» لوگ بھی اسے اپنی پھوپھیوں کے لیے پسند نہیں کرتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «أَفَتُحِبُّهُ لِخَالَتِكَ»؟ کیا تم اسے اپنی خالہ کے لیے پسند کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: مجھے اللہ آپ پر قربان کرے، نہیں، اللہ کی قسم! (نہیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «وَلا النَّاسُ يُحِبُّونَهُ لِخَالاتِهِمْ» لوگ بھی اسے اپنی خالاؤں کے لیے پسند نہیں کرتے۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک اس پر رکھا اور دعا فرمائی: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَهُ، وَطَهِّرْ قَلْبَهُ، وَحَصِّنْ فَرْجَهُ» "اے اللہ! اس کے گناہ بخش دے، اس کے دل کو پاک کر دے اور اس کی شرم گاہ کی حفاظت فرما۔ اس کے بعد اس نوجوان نے کبھی ایسی کسی چیز کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔" [اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا اور شعیب ارناؤوط نے اسے صحیح قرار دیا ہے]۔

لوگوں کی عقلوں کے احترام میں سے یہ بھی ہے کہ ان کی فہم و فراست کے انفرادی فرق کا خیال رکھا جائے؛ خاص طور پر جب ہم جانتے ہیں کہ لوگ اپنی عقل، سمجھ اور تعلیم میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ چنانچہ صحیح بخاری کی روایت ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (حَدِّثُوا النَّاسَ بِما يَعْرِفُونَ؛ أَتُحِبُّونَ أَنْ يُكَذَّبَ اللهُ وَرَسُولُهُ؟)۔ "لوگوں سے وہ باتیں کرو جنہیں وہ جانتے اور سمجھتے ہوں؛ کیا تم پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلایا جائے؟"۔

برادرانِ ملت! احترام کی صورتوں میں سے ایک صورت ہے: کفار کو بھی بہتر انداز میں دعوت دینا؛ بغیر کسی دل آزاری، گالی گلوچ اور ڈانٹ ڈپٹ کے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: { ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ} [النحل: 125]. "اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے، اور ان سے ایسے طریقے سے بحث کیجیے جو سب سے بہتر ہو۔ بے شک آپ کا رب اسے خوب جانتا ہے جو اس کے راستے سے بھٹک گیا ہے، اور وہ ہدایت پانے والوں کو بھی بخوبی جانتا ہے۔"

احترام کی ایک انتہائی خوبصورت اور شاندار صورت ہے: لوگوں کے درمیان تفریق نہ کرنا۔ چنانچہ جج اپنے فیصلے میں کمزور اور معزز کے درمیان کوئی فرق نہ کرے، ڈاکٹر غریب کے علاج پر اتنی ہی توجہ دے جتنی امیر کے علاج پر دیتا ہے، استاد شاگردوں کے درمیان امتیازی سلوک نہ کرے، باپ اپنی اولاد کے درمیان عدل کرے، اور شوہر اپنی بیویوں کے درمیان انصاف کو ملحوظِ خاطر رکھے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ} [النحل: 90] "بے شک اللہ عدل، احسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کاموں اور سرکشی سے منع کرتا ہے، وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔"

ام عبداللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: «إِنَّما أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ: أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ اللهِ، لَوْ أَنَّ فاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ، لَقَطَعْتُ يَدَهَا» [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ] "تم سے پہلے لوگوں کو اسی چیز نے ہلاک کیا کہ جب ان میں کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے

چھوڑ دیتے، اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد (ﷺ) بھی چوری کرتیں تو میں ان کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔"

اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں«: شَرُّ الطَّعامِ طَعامُ الوَلِيمَةِ، يُدْعَى لَها الأَغْنِياءُ، وَيُتْرَكُ الفُقَراءُ» [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ]. "بدترین کھانا اس ولیمے کا کھانا ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے۔"

برادرانِ اسلام! بیمار، کمزور اور معذور افراد کا بھی احترام کیا جائے اور ان کی حالت کی رعایت کی جائے۔ ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا جائے جو ان سے مشقت اور تنگی کو دور کر دے۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے میری قوم کا امام بنا دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «أَنْتَ إِمامُهُمْ، وَاقْتَدِ بِأَضْعَفِهِمْ» "تم ان کے امام ہو، اور ان میں سے جو سب سے کمزور ہو اس کی حالت کی رعایت کرنا۔" (اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے)

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ وہ پیلو کے درخت سے مسواک توڑ رہے تھے، اور ان کی پنڈلیاں بہت پتلی تھیں۔ ہوا انہیں جھلانے لگی تو لوگ ان پر ہنسنے لگے۔ رسول اللہ صلی ﷺ نے فرمایا: مِمَّ تَضْحَكُونَ؟ تم کس بات پر ہنس رہے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا: يا نَبِيَّ اللهِ، مِنْ دِقَّةِ ساقَيْهِ، اے اللہ کے نبی! ان کی پنڈلیوں کے پتلے پن پر ہمیں ہنسی آ رہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَهُمَا أَثْقَلُ فِي الْمِيزَانِ مِنْ أُحُدٍ "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یہ دونوں پنڈلیاں قیامت کے دن ترازو میں احد پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہوں گی۔"
(اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اسے شیخ شعیب الارنؤط رحمہ اللہ نے صحیح قرار دیا ہے)

احترام کی صورتوں میں سے ایک صورت ہے: لوگوں کے ان رسم ورواج اور عادات کا احترام کرنا جو دین اسلام سے نہیں ٹکراتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: { خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ} [الأعراف: 199] "در گزر سے کام لیجیے، اور نیکی (عرف) کا حکم دیجیے، اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جائیے"۔ 'عرف' سے مراد بھلائی کے وہ کام ہیں جنہیں لوگ باہم پہچانتے اور معاشرے میں رائج کرتے ہیں۔

اللہ مجھے اور آپ کو ان لوگوں میں شامل فرمائے جن کے اخلاق اچھے ہوں اور جو اس کی مخلوق کے ساتھ بھلائی کرنے والے ہوں۔ میں اپنی یہ بات کہتا ہوں، اور اپنے لیے، آپ کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں، لہذا آپ بھی اسی سے مغفرت مانگیں؛ بے شک وہ بڑا بخشنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے، رسول اور برگزیدہ نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر، ان کی آل، ان کے صحابہ اور ان سے محبت رکھنے والوں پر بے شمار درود و سلام نازل فرمائے۔

قابل ستائش احترام کی صورتوں میں سے والدین کا احترام اور ان کے ساتھ ادب سے پیش آنا بھی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب 'الادب المفرد' میں ہے: "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو دیکھا، تو ان میں سے ایک سے پوچھا: یہ تمہارے کیا لگتے ہیں؟ اس نے کہا: یہ میرے والد ہیں۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لَا تُسَمِّهِ بِاسْمِهِ، وَلَا تَمْشِ أَمَامَهُ، وَلَا تَجْلِسْ قَبْلَهُ" انہیں

ان کے نام سے نہ پکارنا، ان کے آگے نہ چلنا، اور ان سے پہلے نہ بیٹھنا"۔(اس حدیث کو علامہ البانی نے صحیح قرار دیا ہے)

اسی طرح حکمرانوں، علماء، حفاظ قرآن اور بزرگوں کا احترام کرنا بھی ضروری ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: إِنَّ مِنْ إِجْلاَلِ اللهِ تَعالَى: إِكْرامَ ذِي الشَّيْبَةِ المُسْلِمِ، وَحامِلِ القُرْآنِ غَيْرِ الغالِي فِيهِ وَالجافِي عَنْهُ، وَإِكْرامَ ذِي السُّلْطانِ المُقْسِطِ" بلاشبہ بوڑھے اور سن رسیدہ مسلمان اور حافظ قرآن کی عزت کرنا جو اس میں غلو اور تقصیر سے بچتا ہو اور (اسی طرح) حاکمِ عادل کی عزت کرنا، اللہ عزوجل کی عزت کرنے کا حصہ ہے۔ ""۔(اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی نے اسے حسن قرار دیا ہے)

مسلمان بھائیو! ہمیں اس عظیم اخلاق کی کس قدر ضرورت ہے! احترام سے کتنی ہی محبتیں اور الفتیں پیدا ہوتی ہیں، اور اس سے کتنے ہی شاندار پھل حاصل ہوتے ہیں! یقیناً لوگ اس شخص سے محبت کرتے ہیں جو ان کے ساتھ احسان سے پیش آئے، چاہے وہ احسان ایک اچھے بول اور سچی مسکراہٹ کی صورت میں ہی کیوں نہ ہو۔ اور لوگ اس شخص کو پسند نہیں کرتے جو ان کے ساتھ برا سلوک کرے، چاہے وہ حق اور نیکی پر ہی کیوں نہ ہو۔

شاعر کہتا ہے

أَحْسِنْ إِلَى النَّاسِ تَسْتَعْبِدْ قُلُوبَهُمُ   فَطالَما اسْتَعْبَدَ الإِنْسانَ إِحْسانُ

"لوگوں کے ساتھ احسان کرو، تم ان کے دلوں کو اپنا غلام بنالو گے۔ کیونکہ احسان ہمیشہ سے انسان کو اپنا گرویدہ بناتا آیا ہے۔"

اللہ کے بندو! ہمیں یہ جان لینا چاہیے کہ اللہ کے فرائض ادا کرنے اور اس کے بندوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے درمیان کتنا گہرا ربط اور تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ} (البقرة: 83) "اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کروگے، اور والدین، رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ حسن سلوک کروگے، اور لوگوں سے اچھی بات کہوگے، اور نماز قائم کروگے اور زکوٰۃ ادا کروگے۔"

اے اللہ! اپنے بندے اور نبی محمد ﷺ پر درود و سلام نازل فرما۔ اور تمام صحابہ کرام اور ان کے ساتھ اپنی رحمت سے ہم سے بھی راضی ہو جا، اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔ اے اللہ! ہمیں اپنا ذکر کرنے، شکر کرنے اور بہترین عبادت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے حق میں ہو جا اور ہمارے خلاف نہ ہو، ہماری مدد فرما اور ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ کر، ہمیں ہدایت دے اور ہمارے لیے ہدایت کو آسان فرما۔ اے اللہ! کویت اور اس کے باسیوں کو ہر شر اور برائی سے محفوظ رکھ، اور اس ملک کو اور مسلمانوں کے تمام ممالک کو امن و سکون کا گہوارہ بنا دے۔ اے اللہ! سرحدوں کے محافظوں، سیکیورٹی فورسز، محکمہ دفاع، نیشنل گارڈز اور ملکی سلامتی پر مامور تمام اہلکاروں کی حفاظت فرما اور ان کے قدموں کو ثابت رکھ۔ اے اللہ! ہمارے امیر اور ولی عہد کو ان کاموں کی توفیق عطا فرما جن سے تو محبت کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے، اور انہیں نیکی اور تقویٰ کی راہ پر گامزن فرما۔ اور ہماری آخری پکار یہی ہے کہ تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔

خطبات جمعہ تیار کرنے والی کمیٹی